Chapter 112

سورة الاخلاص

آیات 4

The declaration that Allah is the only and above all human measures

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾

1- میں یہ تسلیم کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں! کہ اللہ وہ ہے جو یکتا و بے مثل اور ہر پیمانے سے بالاتر ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

2- اللہ وہ ہے جس سے بالاتر کوئی نہیں اور ہر ایک اپنی ضروریات و خواہشات پوری کرنے کے لئے اُسی کا محتاج ہے (الصمد)۔

لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾

3- (اس نے تمام ذی حیات کو عملِ تخلیق سے پیدا کیا ہے نہ کہ تولید یعنی Procreation کے ذریعے سے، چنانچہ) نہ اس نے اِس طرح کسی کو پیدا کیا ہے اور نہ وہ خود کسی عملِ تولید کا نتیجہ ہے۔

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؏﴿۴﴾

ع 1 4 37

4- اور اُس کا ہمسر، مثیل اور نظیر کوئی نہیں۔ اور وہ ہر پیمانے سے بالاتر ہے۔

(**نوٹ:** اس سُورۃ اخلاص میں چند الفاظ جیسے کہ: قُل، احد اور الصمد تحقیق و تشریح طلب ہیں۔ بہر حال مستند تحقیقات کے مطابق یوں ہے کہ: قُل کا بنیادی مطلب ہے کہنا، اعلان کرنا یا بتلا دینا وغیرہ۔ لیکن جب کوئی فرد قُل کو اپنے لئے استعمال کرتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں یا التجا کرتا ہوں۔ لفظ احد کا بنیادی مطلب تو ایک یا یکتا ہے لیکن جب احد کا لفظ اللہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا بنیادی مطلب ہے جو حصوں میں بھی تقسیم نہیں ہو سکتا یعنی ہر پیمانے سے بالاتر۔ لفظ الصّمد کا مادہ (ص۔م۔د) ہے۔ اور اس کا بنیادی مطلب ہے ''بلند جگہ جو سخت ہو اور پتھر کی محکم چٹان کی مانند ہو۔ وہ ہستی جس کی طرف ضروریات کے لئے رجوع کیا جائے۔ جب یہ لفظ الصّمد اللہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا وہ مطلب ہوتا ہے جو اِس سورۃ کی آیت 2 میں دے دیا گیا ہے۔

اللہ

اللہ صرف ایک لفظ ہی نہیں بلکہ ایک اصطلاح بھی ہے جس کا مطلب ہے ''مجموعۂ صفات''، یعنی یہ اسمِ اعظم ہے۔ اللہ کا اور الٰہ کا مادہ ایک ہی بتایا جاتا ہے یعنی (ا۔ ل۔ ہ)۔ اس کے بنیادی معنی ہیں وہ ایک ہستی جس کا لامحدود غلبہ واقتدار قبول کیا جائے اسی لئے صرف اس کی پرستش کی جائے اور اسی کے احکام وقوانین کی اطاعت کی جائے۔ یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ زندگی، موت، وقت، مادی وغیر مادی حقائق اور قوانین سب کے سب اس کی تخلیق ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور وہ بذاتِ خود ان سب حقائق سے پاک وبلند ہے۔ مگر اللہ بذاتِ خود قوانین نہیں ہے البتہ سب کا سب اس کے قوانین کے ضابطوں میں جکڑا ہوا اپنے اپنے مقصد یا منزل کی جانب سرگرمِ عمل ہے۔ اللہ کے بارے میں مکمل آگاہی قرآن کی سورۃ اخلاص (112) میں دی گئی ہے۔ اللہ کی ہر صفت لامحدود ہے اور ایک اٹل قانون کی حیثیت سے طاری ہے۔ اور انسان کو اللہ کی بیشتر صفات کا عکس محدود طور پر دیا گیا ہے۔ اللہ کی مثال نہیں دی جاسکتی اس لئے اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا، 16/60، 16/74۔ اللہ مرد یا عورت یا کسی بھی نر یا مادہ کی طرز سے پاک ہے کیونکہ وہ جنم نہیں دیا گیا نہ ہی تخلیق کیا گیا ہے بلکہ وہ خود بخود ہے اور اس کا خود بخود ہونا ایک ایسی ناقابل تردید سچائی ہے جو انسانی عقل سے باہر ہے۔ آیت 7/7 کے مطابق اللہ کبھی غیر حاضر نہیں یعنی ہمیشہ حاضر وناظر ہے۔
اللہ کے بارے میں درست آگاہی صرف وحی کے ذریعے نبیوں ورسولوں کی وساطت سے میسر آئی ہے اور اس سلسلہ کی مکمل آگاہی صرف قرآن نے نوع انسان کو فراہم کردی ہے۔ وحی کے علاوہ اللہ کے بارے میں جتنے عقائد یا نظریات ہیں وہ انسانی نادانی کے تراشے ہوئے بت ہیں اور اُن پر چلتے رہنا شرک کے زُمرے میں آتا ہے)۔